Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم پیر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۹ ذوالحجہ ۱۳۹۴ھ ۔ ۱۳ صلح ۱۳۵۴ ہش ۔ ۱۳ جنوری ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمدللہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت وعافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۳ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے جیسی ہے ۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد والحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۳ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی فرماتی ہیں کہ

ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور عزیزہ محمودہ بیگم سلمہا اللہ کی طبیعت بہت علیل ہے نیز عزیز نواب محمد احمد خان کی طبیعت بہت خراب ہے مجھے اِن بچوں کی بہت فکر ہے ۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۲ دسمبر ۱۹۷۴ء کو مکرم منیر الحق صاحب شاہد ایم ۔ اے ابن مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب کے نکاح کا اعلان مکرم مرزا ارشد بیگ صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر سیڈ فارمز کی صاحبزادی شاہدہ نگہت صاحبہ کے ساتھ آٹھ ہزار روپے حق مہر پر کیا ۔ ۳۰ دسمبر ۱۹۷۴ء کو 'بیت الحفیظ' دارالصدر ربوہ میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں مکرم حافظ محمد صدیق صاحب نے تلاوتِ قرآن مجید کی اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے دعائیہ نظم (جو اس موقعہ کے لئے آپ نے کہی تھی) پڑھی ۔ بعدازاں مکرم عبدالسلام صاحب اختر کی نظم مکرم صالح محمد خان صاحب شاہد نے سُنائی اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی ۔ ۳۱ ۔ دسمبر ۱۹۷۴ء کو مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب نے اپنے مکان "مہبط الانوار" دارالرحمت وسطی میں مکرم منیر الحق صاحب کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض افراد اور ربوہ کے بہت سے دیگر احباب نے شمولیت کی ۔ آخر میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کروائی ۔ احباب رشتہ کے بابرکت ہونے اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

پہلا مرحلہ ختم ہونے میں قریباً ڈیڑھ ماہ باقی ہے

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کا پہلا مرحلہ ۲۸ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش (مطابق ۲۸ فروری ۱۹۷۵ء) کو ختم ہو رہا ہے ۔ اس تاریخ تک کل وعدہ کا $\frac{1}{15}$ وصول ہو جانا چاہیئے ۔ اندرون و بیرونِ پاکستان کے احباب نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِنسان کیلئے ضروری ہے کہ خدا سے طاقت طلب کرتا رہے اسی کا نام استغفار ہے

جو شخص اِنسان ہو کر استغفار کی ضرورت نہیں سمجھتا وہ بے ادب دہریہ ہے

"استغفار کا مسئلہ بھی قابلِ غور ہے ۔ عیسائیوں نے اپنی جہالت اور نادانی سے اس پاک اصول پر بھی نکتہ چینی کی ہے حالانکہ یہ انسان کی طبعی منزلوں میں سے ایک منزل ہے۔

جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے قرآن شریف نے دو نام پیش کئے ہیں الحیّ اور القیوم ۔ الحیّ کے معنی ہیں خود زندہ اور دوسروں کو زندگی عطا کرنے والا ۔ القیوم خود قائم اور دوسروں کے قیام کا اصلی باعث ۔ ہر ایک چیز کا ظاہری باطنی قیام اور زندگی انہیں دو صفات کے طفیل سے ہے ۔ پس حیّ کا لفظ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے جیسا کہ اس کا مظہر سورۃ فاتحہ میں اِیَّاکَ نَعۡبُدُ ہے ۔ اور القیوم چاہتا ہے کہ اس سے سہارا طلب کیا جاوے اس کو اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے۔

حیّ کا لفظ عبادت کو اس لئے چاہتا ہے کہ اس نے پیدا کیا اور پھر پیدا کر کے چھوڑ نہیں دیا ۔ جیسے مثلاً معمار جس نے عمارت کو بنایا ہے اُس کے مرجانے سے عمارت کا کوئی حرج نہیں ہے ۔ مگر انسان کو خدا کی ضرورت ہر حال میں لاحق رہتی ہے اس لئے ضروری ہوا کہ خدا سے طاقت طلب کرتے رہیں اور یہی استغفار ہے ۔ اصل حقیقت تو استغفار کی یہ ہے ۔ پھر اس کو وسیع کر کے اُن لوگوں کے لئے کیا گیا کہ جو گناہ کرتے ہیں کہ اُن کے بُرے نتائج سے محفوظ رکھا جاوے لیکن اصل یہ ہے کہ انسانی کمزوریوں سے بچایا جاوے ۔ پس جو شخص انسان ہو کر **استغفار** کی ضرورت نہیں سمجھتا وہ بے ادب دہریہ ہے ۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلد سوم صفحہ ۲۱۷)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۳ ماہ صلح ۱۳۵۴ ہش

تزکیۂ نفوس کی قرآنی راہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو ایک بہت بڑی حقیقت کی طرف توجہ دلائی ہے اور وہ یہ ہے کہ کوئی شخص بھی اپنی عقل اور اپنی کوشش سے پاک صاف اور مطہر نہیں بن سکتا کیونکہ یہ انسان کے اختیار میں نہیں ہے کہ وہ از خود پاک اور مطہر بن سکے۔ پاک اور مطہر وہی بنتا ہے جسے خدا تعالیٰ پاک اور مطہر بنانا چاہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید ایسے لوگوں کا (جو اس مغالطہ میں مبتلا ہوتے ہیں کہ وہ اپنی کوشش سے پاک بن گئے ہیں اور ایک ذرہ تیرگی کا ان میں نہیں ہے) ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یُزَکُّوْنَ اَنْفُسَہُمْ ؕ بَلِ اللّٰہُ

یُزَکِّیْ مَنْ یَّشَآءُ وَلَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ۝ (النساء آیت ۵۰)

ترجمہ:- کیا تجھے ان لوگوں کا حال معلوم نہیں جو اپنے آپ کو پاک قرار دیتے ہیں (ان کا یہ حق نہیں) بلکہ اللہ جسے پسند کرتا ہے اس کو پاک قرار دیتا ہے اور ان پر کھجور کی گٹھلی کی لکیر کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

اس آیت سے یہ نتیجہ اخذ کرنا ہرگز درست نہیں ہے کہ اس معاملہ میں انسان بالکل بے بس ہے۔ خدا تعالیٰ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے پاک نہیں کرتا اور وہ بے چارہ ناپاکی میں ہی ملوث رہتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی فرمایا ہے وَلَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا کہ کسی پر کھجور کی گٹھلی کی لکیر کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اب اگر نعوذ باللہ خدا تعالیٰ اندھا دھند کسی کو پاک قرار دیدے اور کسی کو ناپاک ہی رہنے دے تو یہ ظلم ہوگا جس کی اُس نے خود نفی کی ہے۔ بلکہ مراد اس آیت سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں کو ہی پاک بناتا ہے جو اس امر کا استحقاق حاصل کر لیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے پاک بنائے۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے فضل کو اس طور پر جذب کرنے کے قابل کب اور کیسے بنتا ہے۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے یہ دیا ہے کہ ایسے شخص کو چاہیئے کہ وہ مامور من اللہ کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو جائے اور اُس سے کسبِ فیض کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ جسے اصلاحِ خلق کے کام پر مامور کرتا ہے اُسے قوتِ قدسیہ عطا کرتا ہے جس کے زیر اثر اُس کے دامن کے ساتھ وابستہ ہونے اور اس کی اطاعت بجالانے والے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ماتحت از خود پاک اور مطہر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اب چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کُل انبیاء سے افضل اور اعلیٰ و اولیٰ تھے اور آپؐ کی قوتِ قدسیہ سب سے بڑھ کر اور عدیم النظیر تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس امر کے باوجود کہ اُس نے پاک کرنے کے فعل کو اپنی طرف منسوب کیا ہے اور صاف فرمایا ہے کہ وہ جسے پسند کرتا ہے پاک بناتا ہے ساتھ ہی اس فعل کو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ کی طرف بھی منسوب فرمایا اور گویا اگرچہ پاک میں ہی بناتا ہوں لیکن اس کے لئے میں نے یہ طریق مقرر کیا ہے کہ جو شخص پاک ہونا چاہتا ہے وہ میرے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو جائے اور اسی کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھ لے اسی لئے فرمایا:-

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ (الجمعہ آیت ۳)

ترجمہ:- وہی خدا ہے جس نے ایک ان پڑھ قوم کی طرف اُنہی میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا جو اُن کو خدا کے احکام سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انکو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے گو وہ اس سے پہلے بڑی بھول میں تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عدیم النظیر قوت قدسیہ (جسے خداداد مقناطیسی کشش سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے) کے ذریعہ آپؐ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا جس شان سے تزکیہ ہوا اور جیسا عدیم النظیر انقلاب ان کی ہستیوں پر وارد ہوا اس کا ذکر کرتے ہوئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ کیا بات تھی کہ جس کے ہونے سے صحابہؓ نے اس قدر صدق دکھایا اور انہوں نے نہ صرف بت پرستی اور مخلوق پرستی سے ہی منہ موڑا بلکہ درحقیقت ان کے اندر سے دنیا کی طلب ہی مسلوب ہوگئی اور وہ خدا کو دیکھنے لگ گئے۔ وہ نہایت سرگرمی سے خدا تعالیٰ کی راہ میں ایسے فدا تھے کہ گویا ہر ایک ان میں سے ابراہیمؑ تھا۔ انہوں نے کامل اخلاص سے خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر کرنے کے لئے وہ کام کئے جس کی نظیر بعد اس کے کبھی پیدا نہیں ہوئی اور خوشی سے دین کی راہ میں ذبح ہونا قبول کیا بلکہ بعض صحابہؓ نے جو یکلخت شہادت نہ پائی تو ان کو خیال گزرا کہ شاید ہمارے صدق میں کچھ کمی ہے جیسے کہ اس آیت میں اشارہ ہے۔ مِنْهُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ یعنی بعض تو شہید ہو چکے تھے اور بعض منتظر تھے کہ کب شہادت نصیب ہو۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ کیا ان لوگوں کو دوسروں کی طرح حوائج نہ تھے اور اولاد کی محبت اور دوسرے تعلقات نہ تھے؟ مگر اس کشش (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خداداد قوتِ قدسیہ) نے ان کو ایسا مستانہ بنا دیا تھا کہ دین کو ہر ایک شئے پر مقدم کیا ہوا تھا۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۳۷، ۱۳۸)

الغرض یہ ایک حقیقت ہے کہ کوئی انسان از خود یعنی اپنی عقل و دانش اور اپنی کوشش سے پاک نہیں ہو سکتا۔ پاک وہی ہوتا ہے جسے خدا تعالیٰ پاک بنانا چاہے اسلئے پاک ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ انسان اپنے آپ کو اس قابل بنائے کہ خدا تعالیٰ اسے پاک کرنے کا اذن صادر کر دے۔ یہ قابلیت انسان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور پیروی اور آپؐ کے بعد اُن نفوسِ عالیہ کی صحبت اختیار کرنے اور ان کے ارشادات پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے جنہیں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کی برکت سے مقامِ عزیمت پر کھڑا کرتا اور انہیں حسبِ مراتب قوتِ قدسیہ عطا فرماتا ہے۔

پس تزکیۂ نفس کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنا ضروری ہے اور حصولِ فضل کا طریق یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا ہو کر اور آپؐ کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھ کر اُن نفوسِ عالیہ کی قوتِ قدسیہ سے مستفیض ہوا جائے جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع کی برکت کے طور پر اللہ تعالیٰ نے قوتِ قدسیہ یا آسمانی کشش سے سرفراز فرمایا ہے۔ اس طریق کو اختیار کئے بغیر اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ وہ از خود اپنے نفس کا تزکیہ کرنے پر قادر ہو جائے گا اور مقبول اعمال کی اسے توفیق ملتی چلی جائے گی تو وہ غلطی خوردہ ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کی برکت سے اُمّتِ محمدیہ میں اولیاء اللہ اور مجدّدین کا سلسلہ جاری فرمایا اور آخر زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل کی حیثیت سے مسیح موعود کی بعثت کی بشارت دی تاکوئی زمانہ بھی ایسے نفوس عالیہ سے خالی اور محروم نہ رہے کہ جنہیں اللہ تعالیٰ قوتِ قدسیہ عطا فرما کر دوسروں کے لئے فیض رساں بناتا ہے۔ اسی لئے تو اسلام ایک زندہ مذہب ہے کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع کی برکت سے قوتِ قدسیہ رکھنے والے فیض رساں وجودوں کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمارے لئے یہ خوشی اور فخر کا مقام ہے کہ ہمیں اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل ہونے کا شرف عطا فرما کر ہمیں اور ہماری نسلوں کو یہ موقع عطا فرمایا ہے کہ ہم اور ہماری نسلیں قیامت تک تزکیۂ نفوس کی دولت سے مالا مال ہوتی چلی جائیں۔ یہ شرف، یہ بزرگی اور یہ فضیلت بجز اُمّتِ محمدیہ کے اور کسی امت کو حاصل نہیں ہے۔ اسی لئے وہ خیر اُمّت ہے اور اسے نوعِ انسان کی روحانی فلاح کے لئے قیامت تک کے واسطے قائم کیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلۂ جہاد از رُوئے اسلام

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری فاضل)

جماعت احمدیہ کے بیاسیویں جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس منعقدہ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۴ء میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری نے "مسئلہ جہاد از رُوئے اسلام" کے موضوع پر جو تقریر فرمائی اس کا متن ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ط
(الحج ع)

حضرات کرام!

آج کی تقریر میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے دس پہلو بیان ہوں گے:-

(۱) تمہید۔ حقیقت جہاد پر۔
(۲) مسئلہ جہاد اور آیات قرآنیہ۔
(۳) مسئلہ جہاد اور احادیث نبویہ۔
(۴) جہاد کی اقسام اور لغوی معنے۔
(۵) جہاد بالسیف یا جہاد اصغر کی شرعی شرائط۔
(۶) جہاد بالسیف کے بارے میں قرآنی [illegible] اور بائیبل کے احکام کا [illegible]
(۷) موجودہ زمانہ میں جہاد بالسیف کے بارے میں اصولی حکم۔
(۸) انگریزی حکومت سے جہاد کیوں روا نہیں تھا؟
(۹) انگریزی حکومت سے [illegible] کے فرقوں اور ان کے علماء کے بیانات (مستند حوالہ جات)
(۱۰) جماعت احمدیہ کے نزدیک جہاد بالسیف کا التواء عارضی ہے مستقل نہیں۔

اسلام کامل دین ہے، انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔ خالق فطرت نے اکمل [illegible] دنیا سارے انسانوں اور [illegible] کے لئے نازل فرمایا ہے

اسلام کی حقیقت پر غور کرنے سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ اس کے سب اصول، جملہ ارکان، ساری عبادات، تمام اوامر و نواہی اس محور کے گرد گھومتے ہیں کہ وہ حقیقی پاکیزگی، کامل خلوص اور ہمہ وقت جہاد کا مذہب ہے۔ عقائد میں بھی خلوص پر بنیاد ہے اور اعمال میں بھی خلوص ہی اساسِ دین ہے۔ عقائد میں اسلام مخلصین کا مذہب ہے منافقین کا نہیں۔ اعمال میں اسلام مجاہدین کا مذہب ہے قاعدین (ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہنے والوں) کا مذہب نہیں۔

آیاتِ قرآنیہ اور ارشاداتِ نبویہ پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل اسلام سراسر جہاد کا مذہب ہے۔ جہاد اپنی حقیقت کے لحاظ سے عین اسلام ہے کیونکہ اسلام کے معنے اپنے آپ کو کلیۃً اللہ تعالےٰ کے سپرد کر دینے کے ہیں اور جہاد اپنی تمام استعدادوں کو اللہ تعالےٰ کے احکام کے مطابق پورے طور پر بروئے کار صرف کرنے کا نام ہے۔ اس لحاظ سے یہ کہنا بالکل درست ہے کہ ایک رنگ میں اسلام اور جہاد باہم مترادف ہیں۔ ان میں تفاوت اور بُعد نہیں ہے۔ اسلام کا وجود جہاد کا مقتضی ہے اور جہاد اسلام کے ساتھ لازم ہے۔ امن کا زمانہ ہو یا جنگ کے حالات ہوں ایک سچا مسلمان ہمیشہ حالتِ جہاد میں ہوتا ہے۔ کلمۂ طیبہ اور کلمۂ شہادت پڑھنے کے بعد مسلمان زمرۂ مجاہدین میں شامل ہو جاتا ہے۔ وہ اسلامی فوج کا سپاہی بن جاتا ہے۔ ارکانِ اسلام۔ نماز، روزہ، حج، اور زکوٰۃ سب کی مخلصانہ ادائیگی اسلامی نقطۂ نظر سے جہاد ہے۔ زکوٰۃ اور صدقہ وخیرات جہاد بالمال ہے اور نماز، روزہ جہاد بالنفس کی امن کی حالت ہے اور حج میں ایک گونہ جہاد بالنفس ہے اور ایک گونہ جہاد بالمال ہوتا ہے۔ الغرض ارکانِ اسلام کو بجا لانے والا مسلمان ہمہ تن جہاد میں مصروف ہے۔ جب دشمنانِ اسلام دینِ حنیف کو مٹانے کے لئے، مسلمانوں کو قتل کرنے کے لئے، مسلمانوں کے مال ومنال کو تباہ وبرباد کرنے کے لئے برسرِپیکار ہو جائیں تو مسلمانوں کو آخری حد تک صبر وتحمل کے بعد آخری چارہ کے طور پر دفاعی رنگ میں قتال کی اجازت ہے۔ اس قتال کی حالت میں بھی جہاد بالنفس اور جہاد بالمال کا فرض ادا کیا جاتا ہے۔ اسی بنا پر عوام کی زبانوں پر محض لڑائی کیلئے جہاد کا لفظ مستعمل ہونے لگا ہے۔ بلاشبہ اسلام کے مقرر کردہ شرائط کے مطابق جنگ ہو تو وہ ضرور جہاد ہے مگر اس بات کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے کہ صرف لڑائی جہاد نہیں، جہاد کی اقسام واصناف میں سے ایک ہے۔ اور وہ بھی اسی صورت میں جب اس میں قرآن مجید کی مقرر کردہ شرائط کو ملحوظ رکھا جائے۔

پس اسلام کی رُو سے حقیقی مسلمان کی ساری زندگی ہی جہاد ہے۔ وہ حالتِ امن میں بھی مجاہد ہے اور حالتِ جنگ میں بھی جہاد کرتا ہے کیونکہ اسلام اور جہاد لازم وملزوم ہیں صرف جہاد کی شکل وصورت میں فرق ہوتا ہے اور وہ حالات کی تبدیلی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ہوتا بہرحال جہاد ہی ہے۔

آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ کے رُو سے جہاد کی حقیقت

قرآن مجید ہماری شریعت ہے اور سنتِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی احادیث ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ آیئے ہم قرآن مجید کی آیات اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کی روشنی میں مسئلۂ جہاد کو سمجھیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے دو دور تھے مکی زندگی اور مدنی زندگی۔ ہجرت سے پہلے مکی زندگی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے ساتھی ہر قسم کے مظالم کا تختۂ مشق بنے ہوئے تھے مگر صبر وبرداشت کا کامل نمونہ پیش کرتے تھے۔ آخر ہجرت تک نوبت پہنچی۔ کفارِ مکہ نے ہجرت کے بعد بھی مسلمانوں کو آرام سے بیٹھنے نہ دیا۔ حالانکہ وہ اپنے اموال و اوطان کی بھی قربانی کر چکے تھے۔ مدینہ پر کفار کے ظالمانہ حملہ کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے فرمایا:-

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ (سورۃ الحج)

کہ اب ان مظلوم مسلمانوں کو جن سے کفار خواہ مخواہ جنگ کر رہے ہیں اجازت دی جاتی ہے کہ وہ بھی دفاعی جنگ کریں اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر قدرت رکھنے والا ہے۔

گویا مسلمانوں کو دفاعی جنگ کی مدنی زندگی میں اجازت ملی اور وہ بھی اُس وقت جب کفار کی طرف سے ظلم وتعدی انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ اب مومنوں کا فرض ہو گیا کہ اپنی ہستی، اپنے ناموس اور اپنے دین کی حفاظت کیلئے پورے ذرائع سے مقابلہ کریں اسلئے یہ قتال اور لڑائی بھی جہاد قرار پا گیا۔ گویا جہاد کی مختلف صورتوں میں سے ایک صورت دشمنانِ حق سے دفاعی جنگ کرنا بھی ہے۔ مکی زندگی میں بھی جہاد جاری تھا مگر کوئی جنگ نہ تھی، کوئی قتال نہ تھا۔ مدنی زندگی میں بھی جہاد اپنی مختلف صورتوں میں جاری تھا۔ ہاں ان صورتوں میں سے ایک صورت دفاعی جنگ کی بھی تھی۔

اب ہم پہلے قرآن مجید کی مکی سورتوں اور مدنی سورتوں سے جہاد والی آیات کا ذکر کرتے ہیں ان پر تدبر کرنے سے معلوم ہو جائیگا کہ اسلام میں جہاد کی کیا حقیقت ہے۔

جہاد کے بارے میں مکی آیات

(۱) وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ○ (عنکبوت)

ترجمہ:- جو لوگ ہماری راہ میں جہاد کرتے ہیں ہم انہیں ضرور اپنے راستوں کی راہنمائی کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔

(۲) وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ (عنکبوت ع ۱)

ترجمہ:- جو شخص جہاد کرتا ہے وہ اپنے ہی فائدہ کیلئے جہاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ تو سب لوگوں سے بے نیاز ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳- ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (النحل: ۱۱۱)

ترجمہ۔ پھر یقیناً تیرا رب ان لوگوں کے لئے جنہوں نے آزمائشوں میں پڑنے کے بعد ہجرت کی اور پھر اپنے جہاد کو جاری رکھا اور صبر و استقامت اختیار کی۔ یقیناً تیرا رب اس کے بعد بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۴- فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا (الفرقان: ۵۳)

ترجمہ۔ کافروں کی اطاعت نہ کر بلکہ تو ان کے ساتھ قرآن مجید کے ذریعہ جہاد کبیر کرتا رہ۔

ان چار مکی آیات میں جہاد کبیر یعنی اشاعت قرآن کا حکم دیا گیا ہے اور جہاد کرنے والے مومنوں کو کامیابی کی بشارت دی گئی ہے۔ جہاد کا مقصد قرب الٰہی کا حصول قرار دیا گیا ہے۔ جہاد کا فائدہ یہ بتایا گیا ہے کہ اس سے خود مجاہد کو نفع پہنچتا ہے۔ جہاد کے لئے صبر و استقامت کو بنیادی جزو قرار دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر جہاد اور لڑائی لازم و ملزوم ہوتے تو مکی آیات میں یہ ذکر نہ ہوتا۔ بات یہی ہے کہ جہاد بہت وسیع مفہوم پر مشتمل ہے

جہاد کے بارے میں مدنی آیات

۱- اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (توبہ: ۱۹)

ترجمہ کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کے آباد رکھنے کو ان لوگوں کے اعمال کی مانند قرار دے لیا ہے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں یہ سب اللہ کے نزدیک برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو کامیابی کا راستہ نہیں دکھاتا۔

۲- اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ (توبہ: ۲۰)

ترجمہ۔ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے راہ خدا میں جہاد کیا وہ اللہ کے نزدیک بلند درجات والے ہیں اور وہی کامیاب ہیں۔

۳- وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝ (توبہ: ۸۶)

ترجمہ۔ جب کوئی سورۃ اترتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ساتھ مل کر جہاد کرو تو اُن میں سے بعض صاحب ثروت تجھ سے اجازت چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں پیچھے بیٹھنے والوں ساتھ چھوڑ جائیں۔

۴- لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (توبہ: ۸۸)

ترجمہ۔ لیکن رسول اور اس کے ساتھی مومنوں نے تو اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کیا ہے اُن کے لئے عظیم الشان برکات ہیں اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔

۵- اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (توبہ: ۱۶)

ترجمہ۔ کیا تم نے گمان کر لیا ہے کہ تم یونہی چھوڑ دیئے جاؤ گے حالانکہ ابھی تک اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو نمایاں نہیں کیا جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا ہے اور اللہ، اس کے رسول اور مومنوں کے سوا کسی کو دلی دوست نہیں ٹھہرایا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کی خبر رکھنے والا ہے۔

۶- اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ۔ (آل عمران: ۱۴۳)

ترجمہ۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم یونہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی تک اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو نمایاں نہیں فرمایا جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا ہے نیز صبر کرنے والوں کو بھی نمایاں نہیں کیا۔

۷- قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰي يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ (توبہ: ۲۴)

ترجمہ۔ اے نبی! تو کہہ دے کہ لوگو! اگر تمہارے باپ دادے اور بیٹے پوتے اور بھائی اور بیویاں اور خاندان اور وہ کمائے ہوئے مال اور تجارتیں جن کے ماند پڑنے سے تم ڈرتے ہو اور مکانات جو تمہیں پسندیدہ ہیں اگر یہ سب کچھ تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جہاد سے زیادہ عزیز ہے تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ نافذ کر دے۔ اللہ تعالیٰ فاسقوں کو کامیابی کی راہ نہیں دکھاتا۔

۸- اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (توبہ: ۴۱)

ترجمہ۔ ہلکے پھلکے اور بوجھل ہونے کی صورت میں یعنی ہر حال میں راہ خدا میں نکل پڑو اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے راہ خدا میں جہاد کرو۔ یہ تمہارے لئے بہت بابرکت ہے اگر تم جانو۔

۹- لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ (توبہ: ۴۴)

ترجمہ۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں وہ تو تجھ سے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے سے رخصت نہیں مانگتے۔ اللہ تعالیٰ متقیوں کو خوب جاننے والا ہے۔

۱۰- يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ (توبہ: ۷۳)

ترجمہ۔ اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کر اور ان کے خلاف سختی اختیار کر۔ ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور برا ٹھکانا ہے۔

۱۱- فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ۝ (توبہ: ۸۱)

ترجمہ: رسول اللہ کے طریق کے خلاف پیچھے رہنے والے اپنے بیٹھنے پر خوش ہو گئے انہوں نے ناپسند کیا کہ اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ راہ خدا میں جہاد کریں اور انہوں نے دوسروں کو بھی کہا کہ گرمی میں نہ نکلو۔ تو کہہ دے کہ جہنم کی آگ گرمی کے لحاظ سے بہت سخت ہے کاش ان لوگوں کو سمجھ ہوتی۔

۱۲- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (مائدہ: ۳۶)

ترجمہ۔ اے ایماندارو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر حاجت اسی سے طلب کرو۔ اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم اکتوبر ۷۴ء تا ۱۵؍ نومبر ۷۴ء

(۲)

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۳۶	مکرم میجر منور احمد صاحب گلگت آزاد کشمیر	۲۰/- روپے
۳۷	محترمہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ ربوہ	۱۰۰/- "
۳۸	مکرم اے زمان صاحب متصل پرانی جیل گجرات	۱۰/- "
۳۹	" نصر اللہ خاں صاحب ضیاء منزل گجرات	۱۵/- "
۴۰	محترمہ بیگم کرامت اللہ صاحب کراچی۔	۱۵/- "
۴۱	" کلثوم اختر صاحبہ کچہری روڈ سیالکوٹ شہر	۱۰/- "
۴۲	" والدہ صاحبہ مرحومہ چوہدری عبدالرزاق صاحب آف ملتان	۵۰/- "
۴۳	" والدہ صاحبہ محمد اسلم صاحب زوجہ " " " "	۵۰/- "
۴۴	مکرم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب پارہ چنار	۵۰/- "
۴۵	محترمہ مسز شاہین لطیف صاحب پشاور چھاؤنی	۲۰/- "
۴۶	" زینب النساء گل صاحبہ کوٹ مہتاب خاں ضلع لاہور	۱۰/- "
۴۷	مکرم محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹ	۱۰/- "
۴۸	" سردار دوست محمد خان صاحب چغتائی کوٹلی	۲۵/- "
۴۹	" منور احمد صاحب موتی بازار نواب شاہ	۲۵/- "
۵۰	محترمہ حامدہ بشریٰ صاحبہ فرید ٹاؤن ساہیوال	۱۰/- "
۵۱	مکرم ملک فضل حق خاں صاحب فیڈرل بی ایریا کراچی	۵۰/- "
۵۲	" میاں بشیر احمد صاحب کوئٹہ	۵۰/- "
۵۳	محترمہ امۃ الحی خالد صاحب محمد علی سوسائٹی کراچی	۲۵/- "
۵۴	" امۃ اللطیف صاحبہ اہلیہ مرزا رفیق احمد صاحب دارالیمن ربوہ	۲۵/- "
۵۵	مکرم ڈاکٹر عبدالغفور صاحب	۵۰/- "
۵۶	" ملک عبدالرب صاحب ربوہ	۱۰/- "
۵۷	" بشیر احمد صاحب ملک کوئٹہ	۱۰/- "
۵۸	محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ گولیکی ضلع گجرات	۲۰/- "
۵۹	مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب کھاریاں	۱۰/- "
۶۰	" وحید احمد صاحب صدر بازار اوکاڑہ	۱۰/- "
۶۱	" ناصر احمد صاحب " " "	۱۰۰/- "
۶۲	" ڈاکٹر کے۔ احمد صاحب کھاریاں	۱۰/- "
۶۳	محترمہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا ربوہ	۲۰/- "
۶۴	مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کراچی۔	۲۰۰۰/- "
۶۵	" ڈاکٹر غلام محمد صاحب لاہور چھاؤنی۔	۳۰/- "
۶۶	" مرزا محمد عثمان صاحب کویت۔	۴۰/- "
۶۷	" چوہدری محمد داؤد صاحب ربوہ	۲۵/- "
۶۸	" ملک محمد انور صاحب لاہور چھاؤنی	۱۰/- "
۶۹	" غیور منان صاحب "	۱۰/- "
۷۰	" ملک منور احمد صاحب گلبرگ لاہور	۳۰/- "
۷۱	" شیخ نعیم احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ و بچگان سلطانپورہ لاہور	۳۵/۵۰ "
۷۲	" رفیق احمد صاحب لبیا دارالذکر لاہور۔	۲۰/- "
۷۳	" محمود احمد شیزان فیکٹری سمن آباد لاہور	۱۰/- "
۷۴	" ملک عبدالباسط خاں صاحب سول لائن لاہور	۱۰/- "
۷۵	" بابو انشاء اللہ خاں صاحب " "	۱۰/- "

(باقی)

غلبۂ اسلام کیلئے مخلصانہ کوشش

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہر احمدی کے دل سے یہ آواز اٹھنی چاہیئے کہ متیٰ نصر اللہ اے خدا تیری مدد کب آئے گی۔ ۔ ۔ ۔ اے خدا تو اپنی مدد بھیج تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں ہی وہ دن دیکھ لیں کہ اسلام دُنیا پر غالب آ جائے۔ ۔ ۔ اور دُنیا کے گوشہ گوشہ میں مسجدیں بن جائیں اور اللہ اکبر کی آوازوں سے سارا یورپ اور امریکہ گونج اُٹھے"۔

ہماری جماعت کے جُملہ مخلصین کو چاہیئے کہ اس مبارک زمانے کو قریب تر لانے کیلئے تحریک جدید کی تمام مالی قربانیوں میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ کیونکہ متیٰ نصر اللہ کی آواز دل سے اُس وقت اُٹھتی ہے جب کہ انسان اللہ کے حضور اپنی انتہائی قربانیاں پیش کر چکا ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی زندگیوں میں ہی اسلام کے غلبہ کے دن دکھائے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

قرآن پاک پر ہمیشہ تدبّر کرو!

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبّر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں۔ ۔ ۔ اس وقت قرآن کا حربہ ہاتھ میں لو، تو تمہاری فتح ہے۔ اِس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی"۔

(اخبار الحکم ۱۷؍ اکتوبر ۱۹۰۰ء)

قرآن مجید ایک زندہ کتاب ہے۔ اس کے حقائق و معارف کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ اس پر خلوصِ نیت سے تدبّر کرنے والے ہمیشہ رُوحانی موتیوں سے اپنی جھولیوں کو بھرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے۔ آمین

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن، ربوہ)

حقوق اللہ میں سے سب سے بڑا حق اس کی عبادت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اس کی عبادت کی جاوے۔ اور یہ عبادت کسی غرض ذاتی پر مبنی نہ ہو۔ بلکہ اگر دوزخ اور بہشت نہ بھی ہو۔ تب بھی اس کی عبادت کی جاوے اور اس ذاتی محبت میں جو مخلوق کو اپنے خالق سے ہونی چاہیئے کوئی فرق نہ آوے۔ اس لئے ان حقوق میں دوزخ اور بہشت کا سوال نہیں ہونا چاہیئے"۔ (ملفوظات حصہ سوم صفحہ ۹۶)

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعزاز

امسال مقالہ نویسی میں مندرجہ ذیل خدام نے انعام حاصل کیا ہے:۔

(۱) اوّل انعام، حافظ مظفر احمد صاحب۔ (۲) دوم انعام۔ مرزا امیر احمد صاحب (۳) سوم انعام۔ مرزا محمد افضل صاحب۔

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب خصوصی انعام کے مستحق قرار پائے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو یہ اعزاز مبارک کرے۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ کا ضروری اعلامیہ برائے سال ۱۳۵۴ ہش ۱۹۷۵ء

علمی تصانیف پر ساڑھے سات ہزار روپے سالانہ کے انعامات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں :-

پہلا انعام :- بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ صفاتِ الٰہیہ۔ ضرورت نبوت معیار شناخت نبوت۔ دعا۔ قضا و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات۔ ضرورتِ شریعت۔ وغیرہ۔

دوسرا انعام :- اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام :- تاریخ مذہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخ اسلام۔ کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ۔ تاریخ احمدیت۔ صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ۔

چوتھا انعام :- اسلامی اقتصادیات مثلاً "بنکنگ اور سود"۔ "نظام بیمہ"۔ "لیبر اور متعلقہ مسائل"۔ "تجارتی کمپنیوں کا نظام"۔ "انڈسٹری"۔ "بین الاقوامی تجارت"۔ (ان مضامین پر اسلامی نقطہ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا)۔ کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام :- کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

(۱) یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا۔

(۲) مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جاسکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔

(۳) یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

(۴) یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

(۵) پرانی کتب زیرِ غور نہ آئیں گی۔

(۶) انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے اس معیار پر پورا اُترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہؤا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہو سکے گی۔

(۷) ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اُترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

(۸) انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنّف کا ہوگا لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے ۱/۲ حصہ کو بصورت اقتباس شائع کرنے کا فضلِ عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنّف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مجلّد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

(۸ الف) اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیرِ غور ہو اور مصنّف کا اصرار ہو کہ اسے مناسب رائلٹی ادا کی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کر سکتا ہے یعنی رائلٹی دے کر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں۔

(۸ ب) اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کر سکتا ہو اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کرے گا۔

(۹) مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنّف کا کام ہوگا مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر سے استصواب کرلے۔

(۱۰) اِس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس کے بارے میں اس کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

(نوٹ) :- ۱۔ انعامی مقابلہ میں مقالہ جات بھجوانے والے دوست یہ بھی وضاحت فرماویں کہ انکا مقالہ کون سے انعام (پہلے یا دوسرے وغیرہ) کی کس شق میں آتا ہے۔

۲۔ مقالہ لکھنے سے پہلے مؤلف اپنے مقالہ کے مضمون کا مجمل ڈھانچہ ارسال کریں تاکہ متعلقہ کمیٹی اس پر غور کرکے اگر ضرورت سمجھے تو مضمون کو بہتر بنانے کے لئے مناسب رہنمائی کرسکے۔

۳۔ مقالہ نویس اپنے مقالوں میں حوالہ جات مکمل درج کریں جن میں کتاب کا سنِ طباعت اور مصنّف کا نام بھی ضروری طور پر شامل کیا جائے۔

۴۔ انگریزی خواں طبقہ توجہ کرے۔ جائز ہوگا کہ ایک عربی دان عالم اور ایک انگریزی دان مل کر انگریزی میں مقالہ مرتب کریں جو دونوں کے نام پر شمار اور شائع ہو سکے گا۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

لاہور میں زلزلہ کے جھٹکے لوگ خوفزدہ ہو کر گھروں سے باہر نکل آئے

"خوفناک گڑگڑاہٹ کئی سیکنڈ جاری رہی"

کوئٹہ ۱۱ جنوری (اپ پ) گزشتہ رات لاہور میں زلزلے کے جو جھٹکے محسوس کئے گئے اس کا مرکز لاہور سے شمال مغرب کی جانب ۳۰ میل دور حافظ آباد اور گوجرانوالہ کے قریب کسی مقام پر واقع تھا۔ کوئٹہ کے طبقات الارض کے مرکز کے ڈائریکٹر نے کہا ہے کہ یہ زلزلہ معمولی نوعیت کا تھا اور یہ سطح زمین کے ڈھانچے میں تبدیلی کا نتیجہ تھا۔ علاوہ ازیں یہ عالمی پیمانے سے تین ڈگری پر تھا۔ ڈائریکٹر نے مزید کہا کہ یہ زلزلہ صرف لاہور میں محسوس کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ ۲۸ دسمبر کو سوات اور ہزارہ کے اضلاع میں جو تباہ کن زلزلہ آیا تھا لاہور کے زلزلے کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

دریں اثناء کل رات گیارہ بج کر دس منٹ پر ریڈیو پاکستان شمالی علاقوں میں زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں امدادی سرگرمیوں کی تفصیلات بتا چکا تو اس کے چند منٹ بعد یہاں زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ ہر چند کہ یہ جھٹکے چند سیکنڈ تک جاری رہے تاہم کسی مالی یا جانی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔

زلزلوں کے اثرات سے خوف زدہ لاہور کے شہریوں نے آج رات اخبارات کے دفاتر سے رابطہ قائم کیا اور کسی ممکنہ جانی و مالی نقصان کے بارے میں استفسار کیا۔ دوسرے شہروں سے بھی لوگوں نے ٹیلیفون پر اپنے عزیز و اقارب کی خیریت دریافت کی۔ رات گئے شہر میں یہ افواہ بھی گشت کر رہی تھی کہ جھٹکوں کے ساتھ شدید دھماکے کی آواز بھی سنی گئی۔ معلوم ہؤا ہے کہ زلزلہ کے جھٹکے پندرہ سیکنڈ جاری رہے اور متعدد علاقوں میں لوگ خوفزدہ ہو کر گھروں سے باہر نکل آئے۔ پہلے جھٹکوں کے تقریباً پانچ منٹ بعد دوبارہ جھٹکے محسوس ہوئے جو تین سیکنڈ جاری رہے تاہم کہیں سے کسی جانی و مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

جب محکمہ موسمیات کے دفتر سے رجوع کیا گیا تو رات گئے تک دفتر میں کوئی شخص موجود نہ تھا تاہم ائیرپورٹ کے محکمہ موسمیات کے ایک رکن مسٹر حیدر محسن نے بتایا ہے کہ وہ رات تقریباً گیارہ بج کر انیس منٹ پر جب اپنی ڈیوٹی پر تھے تو انہوں نے محسوس کیا کہ ایک خوفناک دھماکہ ہؤا۔ ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے توپوں کی گھن گرج ہے یہ جھٹکا قریباً پندرہ سیکنڈ تک جاری رہا اس کے بعد پانچ منٹ تک خاموشی رہی اور پھر دوبارہ ایک دھماکہ ہؤا اور زلزلہ کا یہ جھٹکا قریباً تین سیکنڈ تک جاری رہا۔ انہوں نے بتایا کہ انہیں شیخوپورہ اور گردو نواح کے علاقوں سے بھی ان جھٹکوں کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ دریں اثنا محکمہ موسمیات کے بعض حکام نے بتایا کہ وہ زلزلہ کی سمت اور اس کی پوزیشن کے بارے میں واضح طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے۔

(روزنامہ "مساوات" ۱۲ جنوری ۱۹۷۵ء صفحہ ۶)

روس میں زلزلہ متعدد مکانات کو نقصان پہنچا

ماسکو ۱۱ جنوری۔ شمالی کاکسس کے پہاڑی قصبہ بوٹن کاسک میں گزشتہ روز علی الصبح زلزلے سے مکانات اور عمارتوں کو نقصان پہنچا۔ خبر رساں ایجنسی تاس کے مطابق زلزلے سے کوئی جانی نقصان نہیں ہؤا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴